83133 ـ قبر کوہان کی طرح ایك بالشت اونچی بنانا سنت ہے

سوال

میں نے اونچی قبروں کو برابر کرنے کے متعلق علی رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث پڑھی ہے، میری دادی کی قبر تقریبا چار فٹ اونچی اور سنگ مرمر سے بنائی گئی تھی، میں نے سنت پر عمل کرتے ہوئے اس کا اوپر والا حصہ گرا کر اسے نیچا کر دیا، اور بعد میں یہ ہوا کہ میں نے اسی ویب سائٹ پر سوال نمبر (8991) کا جواب پڑھا جس میں یہ عبارت ہے:

" قبروں پر قبے اور گنبد کی تعمیر اور مزار اور قبروں کو مساجد بنانا قبروں کو اونچی کرنے والی حدیث میں ہی شامل ہوتا ہے .... اور اب میں مجھے یہ پریشانی لاحق ہے کہ میں نے ایسا کام کیا ہے جس میں قبر یا روح کی بے حرمتی ہوئی ہے ؟ !!

دوسری بات یہ بھی ہے کہ خاندان کے بڑے بوڑھے مجھے اس کام کی بنا پر لعنت ملامت کر رہے ہیں، تو کیا میں نے غلطی کا ارتکاب کیا ہے، اور اگر واقعتاً ایسا ہی ہے تو مجھے کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سنت تو یہ ہے کہ قبر زمین سے صرف ایك بالشت اونچی کی جائے اور اسے کوہان کی طرح بنائی جائے نہ کہ ہموار سطح میں جمہور کا قول یہی ہے.

اس کی دلیل صحیح بخاری کی درج ذیل روایت ہے:

سفیان التمار بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو کوہان کی شکل میں بنی ہوئی دیکھا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1390).

اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر لحد بنائی گئی اور اس کے دھانے پر کچی اینٹوں کو کھڑا کیا گیا، اور ان کی قبر زمین سے تقریبا ایك بالشت اونچی کی گئی "

صحیح ابن حبان حدیث نمبر (6635) سنن البیھقی حدیث نمبر (6527) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے.

زاد المستقنع میں ہے:

" قبر زمین سے ایك بالشت اونچی اور کوہان کی شکل میں بنائی جائیگی "

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یعنی سنت یہ ہے کہ: قبر زمین سے اونچی کی جائے، اور جس طرح ایسا کرنا سنت ہے اور پھر واقعہ بھی اس کا متقاضی ہے؛ کیونکہ قبر سے نکلی ہوئی مٹی قبر پر ہی ڈالی جائیگی، اور یہ معلوم ہی کہ مٹی کھودنے سے قبل اچھی طرح ساتھ مل کر جمی ہوتی ہے، لیکن کھودی جائے تو پھول جاتی ہے، اس لیے مٹی کا زیادہ ہونا ضروری ہے.

اور اس لیے بھی میت والی جگہ مٹی کے لیے اولی ہے، اور اب وہ کھلی ہو گئی ہے، تو وہ مٹی جو میت والی جگہ تھی وہ اس کے اوپر ہو گی ....

علماء نے اس سے ایك مسئلہ مستثنی کیا ہے: جب انسان دار حرب، یعنی: لڑائی کرنے والے کفار کے علاقے میں فوت ہو تو اس کی قبر اونچی نہیں کرنی چاہیے، بلکہ اسے زمین کے ساتھ برابر کیا جائے، تا کہ دشمن اس کی قبر کو اکھاڑ نہ دیں، اور میت نکال کر اس کا مثلہ وغیرہ نہ کریں.

قولہ: " کوہان کی شکل میں " یعنی کوہان کی طرح بنائی جائے، وہ اس طرح کہ قبر کے درمیان والا حصہ اونچا اور دونوں سائڈ نیچی ہوں، اور کوہان کی ضد اور خلاف مسطح ہے کہ بالکل برابر سطح ہو.

اس کی دلیل یہ ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے دونوں صحابیوں ابو بکر اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی قبریں ایسی ہی ہیں " انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع (5 / 364).

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ میں قبریں اونچی کرنا شامل نہیں، اور نہ ہی اسے پکی انیٹوں اور پتھروں وغیرہ سے بنانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، اور نہ ہی اسے پکی کرنا اور اس پر لیپ کرنا، اور نہ ہی اس پر قبہ اور گنبد تعمیر کرنا؛ یہ سب کچھ مکروہ بدعت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے مخالف ہے.... ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی قبریں نہ تو اونچی اور نہ ہی بالکل نیچی تھیں، اور اسی

طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے دونوں خلیفوں کی قبریں بھی؛ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کوہان کی شکل میں تھی جہاں چمکدار سرخ سنگریزی بچھی ہوئی تھی، نہ تو اس پر کچھ بنا ہوا تھا اور نہ ہی مٹی کا لیپ کیا گیا، اور اسی طرح دونوں خلیفوں کی قبریں بھي، اور جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو معلوم کرنا چاہتا تو ایك پتھر کی نشانی سے معلوم کرتا " انتہی.

ماخوذ از: زاد المعاد (1 / 524).

دوم:

اور مسلم شریف کی درج ذیل روایت جو ابو الھیاج الاسدی بیان کرتے ہیں کہ مجھے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا:

" کیا میں تجھے اس کام کے لیے روانہ نہ کروں جس کے لیے مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا ؟

کہ تمہیں جو مجسمہ بھی ملے اسے مٹا ڈالو، اور جو قبر اونچی ہو اسے برابر کر دو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (969).

اس حدیث میں برابر سے مراد یہ ہے کہ اسے باقی سب قبروں کے برابر کر دو، اور یہ بیان ہو چکا ہے کہ اس کی اونچائی ایك بالشت کے اندر ہونی چاہیے.

مسلم کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس میں یہ بیان ہوا ہے کہ: قبر زمین سے زیادہ اونچی نہیں کی جائیگی، اور نہ ہی کوہان کی شکل میں بنائی جائیگی، بلکہ ایك بالشت اونچی اور برابر بنائی جائیگی، امام شافعی اور اس کی موافقت کرنے والوں کا مسلك یہی ہے، اور قاضی عیاض نے اکثر علماء سے نقل کیا ہے کہ: ان کے ہاں افضل یہی ہے کہ قبر کوہان جیسی بنائی جائے، جو کہ امام مالك رحمہ اللہ کا مسلك ہے " انتہی.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ " القول المفید شرح کتاب التوحید " میں کہتے ہیں:

" قولہ: " اور نہ ہی کوئی اونچی قبر " یعنی بلند قبر.

قولہ " مگر اسے برابر کر دو " اس کے دو معنی ہیں:

پہلا:

اسے اس کے ارد گرد والی قبروں کے برابر کر دو.

دوسرا:

تو اسے اس طرح صحیح سالم کر دے جو شریعت کا تقاضا ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وہ جس نے پیدا فرمایا اور اسے صحیح سالم بنایا الاعلى (2).

یعنی: اس کی خلقت کو اچھی اور صحیح سالم شکل میں بنایا، اور یہ ا حسن ہے، اور یہ دونوں معنے متقارب اور ایك دوسرے کے قریب ہیں.

اور اشراف یعنی بلند اور اونچی ہونے کے دو معنے ہیں:

پہلا: قبر پر رکھی ہوئی بڑی علامت کی بنا پر اونچی ہو، اور یہ لوگوں کے ہاں نصائل یا نصائب (کھڑے پتھر) سے معروف ہیں، اور نصائل سے صحیح لغت نصائب کھڑے پتھر کی علامت ہے.

دوسرا:

اس پر کچھ تعمیر کي جائے، یہ کبیرہ گناہ میں شمار ہوتا ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر مسجد بنانے اور وہاں چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی ہے "

تیسرا:

اسے رنگ کے ساتھ اونچا کیا جائے، وہ اس طرح کہ اس پر رنگ برنگی علامتیں رکھی جائیں.

چوتھا:

قبر کی مٹی باقی ارد گرد والی قبروں سے اونچی ہو تا کہ دوسری قبروں سے ظاہر اور علیحدہ لگے.

تو یہ سب اونچی اور بلند میں شامل ہوتی ہیں، جو کسی دوسری پر ظاہر اور اس سے امتیازی حیثیت رکھے اسے باقی سب کے ساتھ برابر کرنا ضروری ہے، تا کہ یہ چیز قبروں کے ساتھ شرك اور غلو کا باعث نہ بنے " انتہی.

سوم:

مندرجہ بالا سطور سے یہ واضح ہوا کہ قبروں پر قبے اور گنبد اور مزار تعمیر کرنا ممنوع ہے، اور یہ قبروں کی تعظیم اور شرك کا ذریعہ ہیں اور اسی طرح تقریبا ایك بالشت سے قبر اونچی کرنا بھی ممنوع ہے.

شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور قبروں پر قبے اور گنبد اور مزار بنانا بھی اس حدیث (مندرجہ بالا حدیث) کے تحت بالاولی شامل ہوتے ہیں، اور قبروں کو مساجد بنانا بھی یہی ہے، اور ایسا کرنے والے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے ....

قبروں کو پکا کرنا اور انہیں اچھی اور بناسنوار کر تعمیر کرنے سے کتنی ہی خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں اور سرایت کر چکی ہیں جس سے آج اسلام رو رہا ہے؛ ان خرابیوں میں جاہل قسم کے افراد کا وہی اعتقاد ہے جو کفار اپنے بتوں سے رکھتے ہیں، اور یہ اتنی عظمت اختیار کر گیا ہے کہ لوگ یہ گمان کرنے لگے ہیں کہ یہ قبر نفع دینے اور نقصان دور کرنے پر قادر ہے، تو اس طرح انہوں نے ان قبروں کو اپنی حاجات و ضروریات پوری کرنے اور نجات و کامیابی اور مطلب پورے ہونے کی جگہ بنا لیا ہے، اور وہاں سے وہ کچھ مانگنے لگے ہیں جو انہیں اپنے رب اور پروردگار سے مانگنا چاہیے، اور ان قبروں کی طرف سفر کر کے جانے لگے ہیں، اور انہیں تبرکا چھو کر اس سے مدد مانگتے ہیں؛ اجمالی طور پر یہ کہ انہوں نے کوئی ایسا کام نہیں چھوڑا جو جاہلیت میں بتوں کے ساتھ نہ ہوتا ہو آج یہ بھی اس پر عمل پیرا ہیں، انا للہ و انا الیہ راجعون!!

اس شنیع اور قبیح برائی اور فظیع کفر کے باوجود ہم کوئی ایسا شخص نہیں پاتے جو اللہ کے لیے غصہ رکھے اور دین حنیف کی حمیت میں غیرت کھائے، نہ تو کوئی عالم دین، اور نہ ہی کوئی طالب علم، اور نہ ہی کوئی افسر اور حکمران اور نہ ہی کوئی وزیر و مشیر اور نہ ہی کوئی بادشاہ ؟!!

ہمیں بہت سی ایسی خبریں ملی ہیں جن میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش ہی نہیں کہ بہت سے قبر پرست لوگ یا پھر ان میں سے اکثر کو جب اپنے مخالف کی جانب سے قسم اٹھانے کا کہا جائے تو وہ جھوٹی قسم اٹھا لیتے ہیں، لیکن جب اس کے بعد انہیں یہ کہا جائے کہ تم اپنے پیر اور اعتقاد، یا فلاں ولی کی قسم اٹھاؤ تو وہ ہکلانا شروع کر دیتا ہے، اور لیت و لعل سے کام لیتا اور انکار کرتا ہوا حق کا اعتراف کر لیتا ہے؟!!

یہ ان کے شرک کی سب سے بڑی اور واضح دلیل ہے کہ ان کا شرک تو ان لوگوں سے بھی بڑھ چکا ہے جو اللہ تعالی کو دو میں دوسرا، یا پھر تین میں تیسرا مانتے ہیں؛ تو اے علماء دین، اور اے مسلمان حکمرانو اسلام کے لیے کفر سے زیادہ بڑی مصیبت اور کیا ہے، اور اس دین اسلام کے لیے غیر اللہ کی عبادت سے زیادہ کونسی آزمائش و ابتلاء ہے، اور مسلمانوں کو کونسی ایسی مصیبت پہنچی ہے جو اس مصیبت کے برابر ہو، اور کونسی ایسی برائی ہے جس کا انکار واجب ہو اگر اس واضح اور واجب شرک کا انکار کرنا واجب نہیں ؟:

اگر تم کسی زندہ کو آواز دو تو تم اسے سنا سکتے ہو، لیکن جسے تم پکار ر ہے اس میں تو زندگی کی رمق ہی نہیں.

اور اگر کسی آگ میں پھونك مارو تو روشنی بھی ہو، لیکن تم تو راکھ میں پھونکیں مار رہے ہو" انتہی.

ماخوذ از: نیل الاوطار (4 / 83 ـ 84).

اس سے آپ کو یہ معلوم ہو گیا ہوگا کہ آپ نے جو سنگ مرمر اکھاڑے اور منہدم کیے ہیں اور قبر کا اوپر والا حصہ گرایا ہے ایك اچھا عمل تھا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق بھی ہے جس کا آپ نے حکم بھی دیا تھا، اور اس میں قبر یا قبر والے کی اہانت و توہین نہیں، بلکہ اس میں قبر اور قبر والے کی عزت و اکرام ہے کہ وہ سنت کے مطابق ہو.

آپ نے جو یہ بیان کیا ہے کہ جو کچھ آپ نے کیا ہے اس پر آپ کو بڑے اور بوڑھے لعنت ملامت کرنے لگے ہیں تو یہ ان کی زیادتی اور آپ پر ظلم ہے آپ اس پر صبر کریں کیونکہ آپ نے ایك اطاعت و فرمانبرداری کا کام کیا ہے، اور پھر جو کوئی بھی لوگوں کو نیکی اور بھلائی کا حکم دیتا ہے یا پھر انہیں برائی سے منع کرتا ہے اس کے ساتھ یہی کچھ ہوتا ہے.

سورۃ لقمان میں لقمان کی وصیت میں اللہ تعالی نے ہمیں یہ بیان کیا ہے کہ:

اے میرے بیٹے نماز کی پابندی کرتے رہنا، اور نیکی و بھلائی کا حکم دیتے رہو، اور برائی سے روکتے رہو، اور جو کچھ تجھے پہنچے اس پر صبر کرو، یقینا یہ پرعزم اور تاکیدی امور میں سے ہے لقمان (17).

لیکن اس میں عظیم خرابی پیدا نہ ہونے کا خیال رکھنا ضروری ہے؛ کیونکہ برائی کو روکنے کی شرط میں یہ شامل ہے کہ اسے روکنے سے اس سے بھی بڑی برائی اور خرابی پیدا نہ ہوتی ہو.

اسی لیے جب کسی انسان کے گمان میں یہ غالب ہو کہ اگر اس نے قبر کو منہدم کر کے برابر کر دیا تو اس سے اس کے علاقے یا اس کی قوم میں فتنہ و فساد بپا ہو جائیگا، یا پھر اسے اس کی بنا پر جیل جانا پڑیگا یا پھر اسے زدکوب کیا جائیگا، تو پھر اس حالت میں اسے خاموشی اختیار کر لینی چاہیے، اور جب خرابی بڑھ جائے یا پھر اس کے بھائی یا کسی قریبی عزیز کو گزند پہنچنے کا خدشہ ہو تو پھر برائی ہاتھ سے روکنا حرام بھی ہو سکتا ہے.

واللہ اعلم .